مشاعرہ-۸۹

4583

ترتیب ــــ محمد حامد نواز شیخ

Marfat.com

Marfat.com

4583

مشاعرہ-۸۹

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

مشاعرہ-۸۹

4583

ترتیب —— محمدؐ حامد نواز شیخ

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان

بیکن بکس * گلگشت ملتان

Marfat.com

87948

جملہ حقوق بحق سول کلب لودھراں محفوظ

بار اول ـــــــ جنوری ۱۹۹۰
مطبع ـــــــ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
تعداد ـــــــ ۵۰۰
کتابت ـــــــ رحمت علی انصاری ملتان
قیمت ـــــــ ۱۰۰ روپے

Marfat.com

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان

انتساب

والدِ مکرم مُحمّد نواز شیخ مرحُوم کے نام

؎ بنایا جن کی مروّت نے نکتہ داں مجھ کو

•

Marfat.com

Marfat.com

گذارشِ احوالِ واقعی

"آپ نے لودھراں اور کہروڑ پکا کی سرزمین پر علم و ادب کا جو پودا لگایا ہے وہ یقیناً برگ و بار لاکر رہے گا۔ ورنہ لودھراں اور کہروڑ پکا کی سرزمین پر صرف کپاس پیدا ہوتی تھی۔ اور مُلکی معیشت میں ان شہروں کا یہی حوالہ تھا۔ لیکن اب علمی و ادبی حلقوں میں ان شہروں کی ادبی شناخت بھی اِس لیے ممکن ہو گئی ہے کہ آپ نے یہاں مسلسل تین سال تک مُشاعرے منعقد کروا کے عوام کے ادبی ذوق کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ نے ملک کے طول و عرض سے آسمانِ شعر و ادب کے ماہ و انجم کو مدعو کر کے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی گُونج ایک عرصہ تک ادبی فضا میں سُنائی دیتی رہے گی۔ اِس سے ان شعراء کو لودھراں اور کہروڑ پکا کی مقامی تہذیب و ثقافت سے بھی روشناس ہونے کا موقع مِلا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ادب نواز حلقوں میں اب ان شہروں کے شعری ذوق کی ہمیشہ تعریف کی جاتی رہے گی۔"

اِن خیالات و تاثرات کا اظہار ڈاکٹر رشید احمد گوریجہ نے لودھراں میں منعقدہ کل پاکستان "مشاعرہ ۸۹" کے بارے میں اپنے ایک خط میں کیا۔ ان کا یہ تاثر اپنی جگہ بڑا گرانقدر ہے۔ لیکن کوئی بھی پودا اس وقت تک برگ و بار نہیں لا سکتا جب تک اس زمین میں پودے کی پرداخت کی صلاحیت موجود نہ ہو جہاں یہ پودا لگایا جا رہا ہے۔ لودھراں اور کہروڑ پکا کے عوام کا شعری ذوق بہت صاف سُتھرا ہے اور یہاں کے لوگ بھی احساس اور جذبہ کی نعمت سے مالا مال ہیں وہ بات کو محسوس بھی کرتے ہیں اور اس کے اظہار کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں۔ ان کے دِل بھی وطن کی مُحبت سے سرشار ہیں اور مُلک کے معروضی حالات

Marfat.com

ان کے دلوں پر قیامت ڈھلتے رہتے ہیں۔ محبّت کا دلکش نغمہ ان کے دلوں کے تار بھی چھیڑتا ہے اور حُسن کا معمولی سا نظارہ بھی ان کی جمالیاتی حس کی تسکین کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ چُنانچہ لودھراں میں تعینات ہُوا تو یہ محسوس کر کے کہ یہاں کے عوام حساس ہیں اور ادبی شعُور اور ذوق بھی رکھتے ہیں لیکن اسے تحریک دینے والا کوئی نہیں۔ مَیں نے مُشاعرے منعقد کر کے عوام کے شعری ذوق کی تشنگی دُور کرنے کی کوشش کی ہے جسے ادبی حلقوں میں خاصی پذیرائی ملی ہے۔

جب ۱۹۸۶ء میں لودھراں میں پہلا کُل پاکستان مشاعرہ منعقد کروایا گیا تو اس کی کامیابی کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں کچھ خدشات اُبھرے۔ یہ مُشاعرہ منعقد ہُوا تو فی الواقع یہ کُل پاکستان مشاعرہ ثابت ہُوا۔ اور پاکستان کے ہر قابلِ ذکر شاعر نے اس مشاعرہ میں شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کا ہر شہر ان کا اپنا شہر ہے۔ ہم نے مقامی شعراء کو بھی ان بڑے مشاعروں سے متعارف کرایا۔ اس پہلے مشاعرے کی کامیابی نے مجھے حوصلہ دیا اور مَیں نے ۱۹۸۸ء اور پھر ۱۹۸۹ء میں کہروڑ پکّا اور لودھراں میں مُشاعرے منعقد کروائے اور یہ مُشاعرے اس قدر کامیاب رہے کہ بڑے بڑے شہروں کے مشاعرے بھی ماند پڑ گئے۔ سامعین نہ صرف پہلے شاعر سے لیکر آخری شاعر تک مشاعرہ گاہ میں موجُود رہے بلکہ اُنہوں نے کوئی بد ذوقی بھی نہ کی۔ جو اشعار داد کے قابل تھے اُن پر کھُل کر داد دی اور جو اشعار ان کے شعری ذوق کی تسکین کا باعث نہ بن سکے ان پر خاموشی اختیار کرلی۔ اس طرح سامعین کے مثبت رویّے نے کسی شاعر کو بد دل نہیں ہونے دیا۔

مَیں نے ۱۹۸۸ء میں ایک اور جرأت مندانہ قدم اُٹھایا اور لودھراں سول کلب میں اِنشائیہ کانفرنس منعقد کروائی۔ جو مشاعروں کی طرح بے مثال کامیابی سے ہمکنار ہُوئی۔ اس انشائیہ کانفرنس کے مضامین اور انشائیے "انشائیہ کانفرنس ۸۸ء" کے عنوان سے چھپ چُکے ہیں۔ اور اہلِ علم حضرات سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

جو مشاعرہ مَیں نے ۲ مارچ ۸۹ء کو لودھراں میں کروایا تھا اس کی منظومات اب کتابی صُورت میں پیشِ خدمت ہیں۔ جس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ مشاعرہ میں شریک نہیں ہو سکے اُنہیں بھی مشاعرے میں پڑھی جانے والی غزلوں سے لُطف اندوز ہونے کا موقع مل جائے۔ چُونکہ مشاعروں میں عام طور پر منتخب کلام پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے یہ مجموعہ محقّقین حضرات کے لئے حوالہ کا کام بھی دے۔

Marfat.com

گا۔ اور اسے ایک معیاری غزلوں کے مجموعے کی حیثیت حاصل ہوگی۔

لودھراں میں منعقد ہونے والا یہ مشاعرہ ہر طرح سے ایک کامیاب مشاعرہ تھا۔ سامعین کی ایک بڑی تعداد لودھراں سول کلب کی انتظامیہ کو جگہ کی تنگی کا احساس دلا رہی تھی۔ احمد ندیم قاسمی اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود مشاعرے کی صدارت کے لیے تشریف لائے۔ مشاعرہ کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر طاہر تونسوی، اعزاز احمد آذر اور ماہ پارہ صفدر نے انجام دیئے۔ مشاعرہ ۹ بجے رات کو شروع ہوا۔ اور ۲ بجے رات تک جاری رہا۔ مشاعرے کے آغاز میں راقم الحروف نے عرض کیا۔

"غزل اُردو شاعری کی آبرو سمجھی جاتی ہے۔ کلیم الدین احمد نے اسے نیم وحشی صنفِ سخن کا نام دیا۔ لیکن نرم و کومل اور محبّت کے جذبات کا اظہار جس قدر عمدگی سے غزل میں کیا جا سکتا ہے کسی اور صنف میں ممکن نہیں ہے۔ شاعر صرف دو مصرعوں میں وہ بات کہہ جاتا ہے جو طویل مضمون میں بھی نہیں کہی جا سکتی۔ اِس اختصار اور جامعیت کی بنا پر غزل اُردو کی مقبول صنفِ سخن رہی ہے۔ آج کے دَور میں غزل صرف غزال صفت حسیناؤں کے حُسن کے ترانے گانے ہی کے لِئے نہیں بلکہ حالات و احساسات کی تیز آنچ کو پیش کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے۔ جدید دَور میں شعرائے غزل کی روائت سے بغاوت کا شعار اپنایا ہے۔ اور غزل کو گرم جذبات کے اظہار کا ذریعہ بھی بنایا ہے۔ ہم نے یہاں بیسویں صدی کے نامور شعراء کو دعوتِ سخن دی ہے۔ میں ان تمام شعراء کا شکر گزار ہُوں جنہوں نے ہماری دعوت کو پذیرائی بخشی"

مشاعرہ میں صِرف شعراء ہی نہیں شاعرات بھی اچھی خاصی تعداد میں موجُود تھیں۔ اِن میں پروین شاکر، بسمل صابری، نوشی گیلانی، ماہ پارہ صفدر، مسرت مرزا، ناہید اختر، بشریٰ بلمتح اور ثمینہ کاش کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ اِس کے عِلاوہ درج ذیل شعراء بھی شریکِ محفل تھے۔ احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، مُرتضیٰ برلاس، عرش صدّیقی، جعفر شیرازی، عاصی کرنالی، غلام جیلانی اصغر، امجد اسلام امجد، اصغر ندیم سیّد، انور محمُود خالد، ریاض مجید، سلطان رشک، خالد اقبال یاسر، اجمل نیازی، اعزاز احمد آذر، طاہر تونسوی، صفدر سلیم سیال، یحییٰ امجد، سلیم کوثر، رشید گوریجہ، حسین سحر، اقبال ارشد، اختر جعفری، مُنیر فاطمی، خالد شریف، قائم نقوی، زاہد فخری، فیاض تحسین، افسر ساجد، ارشد ملتانی، مرتضیٰ ستید،

Marfat.com

عبدالرشید، مبشّر وسیم لودھی، صفدر ہمدانی، منور جمیل قریشی اور شاہین کھروڑی ——— اِس مشاعرے کے بارے میں روزنامہ "نوائے وقت" ملتان نے تبصرہ کیا۔

" مشاعرہ گاہ تک پہنچے، مشاعرہ گاہ کو دیکھ کر ہماری تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ ہم نے بہت سے مشاعرے دیکھے ہیں۔ یہ مشاعرہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد مشاعرہ تھا۔ بس ایک میلے کا ساسماں تھا۔ ہر سُو پبلک ہی پبلک پھیلی ہُوئی تھی۔ انتظامیہ کیلئے لوگوں کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ ہر شخص کی خواہش تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح پنڈال کے اندر پہنچ جائے یہاں تِل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ پنڈال کے اندر اور باہر روشنیاں ہی روشنیاں تھیں۔ بہت بڑا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ جس پر درجنوں کے حساب سے تکیے دھرے تھے اور اسٹیج کے گرد جلتی بجھتی رنگارنگ روشنیاں تو دیکھنے والوں کو عجیب لُطف دے رہی تھیں بس ایسا سماں تھا جسے دیکھنے کی ہوس آنکھ میں زندہ رہتی ہے"

یہ تاثرات مَیں نے صرف اِس لئے پیش کئے ہیں کہ آپ کو لودھراں کے مشاعروں کی عمومی ہیئت کا اندازہ ہو سکے کہ مُلتان، بہاول پُور اور گرد و نواح کے شہروں اور قصبوں سے عوام جوق در جوق مشاعرے میں شرکت کے لِئے آتے ہیں۔ اِس طرح مشاعرے کے دنوں میں لودھراں کو علمی ادبی اور شعری حلقوں میں خاص اہمیّت حاصِل ہو جاتی ہے۔ اب جب کبھی لودھراں میں مشاعرہ کا اعلان ہوتا ہے شعراء اِس میں شرکت کے لِئے خواہش اور تمنّا کرتے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت" ملتان رقمطراز ہے۔

"شاعروں میں ایک ہلچل سی مچ گئی (مشاعرہ کا اِعلان سُن کر) کہیں خوشامدیں ہونے لگیں۔ کہیں اثر و رسُوخ استعمال ہونے لگے۔ ہر سخنور کے لبوں پر یہ خواہش مچلنے لگی کہ اسے مشاعرے میں نظر انداز نہ کیا جائے۔ لیکن اِنتظامیہ شاعروں کی ایک بڑی کھیپ کو پہلے ہی مدعو کر چُکی تھی۔ اب کہاں تک لوگوں کی خواہشات کا احترام کرتی۔ .... بہر حال اِنتظامیہ نے جہاں قومی سطح کے کسی بڑے اور اہم نام کو نظر انداز نہیں کیا تھا۔ وہاں علاقائی شاعروں کو بھی بھرپُور نمائندگی دی تھی۔"

مشاعرہ ۸۹ء اختتام کو پہنچا تو ذہن میں اِس مشاعرہ کو کتابی صُورت میں پیش کرنے کا خیال آیا اب جب کہ یہ شعری مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے مجھے خُوشی اور اطمینان ہے کہ میں ان مُشاعروں کے

Marfat.com

ذریعے علم اور اہلِ علم کی خدمت کرنے کا اہل ہو سکا۔ میں نے لودھراں اور کہروڑ پکا میں جس ادبی روائت کا آغاز کیا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ روائت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور ادب کی یہ کیاری رنگا رنگ پھولوں سے ہمیشہ مہکتی رہے گی۔ لودھراں اور کہروڑ پکا کے تخلیقی ذہن رکھنے والے شاعر اور ادیب ان شہروں کی ادبی فضا کو ضرور قائم رکھیں گے۔

مشاعرے کے انعقاد میں مجھے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا ذکر ممکن نہیں۔ اگر مجھے افسر ساجد کی ماہرانہ رہنمائی اور بھرپور تعاون حاصل نہ ہوتا اور ڈپٹی کمشنر ملتان جناب محمد ضیاء الرحمٰن اور کمشنر جناب عبدالوحید کا عملی تعاون نہ ملتا تو میں کبھی اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکتا۔ اس لیے میرا دل ان کے لئے سپاس گزار ہے۔

میں لودھراں کے عوام بالخصوص اور کہروڑ پکا کے عوام کا بالعموم شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مشاعرے کے انعقاد میں دلچسپی لی اور میرے لیے یہ ممکن بنایا کہ ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے شعراء کی میزبانی کا فرض بحسن و خوبی ادا کر سکوں۔

کتاب کو زیورِ طباعت سے آراستہ کرنے اور اس کے صوری حسن کے لئے عبدالجبار اور ذوالفقار بھٹی کا ممنون ہوں۔ کتاب کے حسنِ ترتیب میں ڈاکٹر رشید احمد گوریجہ نے مجھے اپنے تعاون سے نوازا اور مفید مشورے بھی دیئے۔ جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔ سول کلب لودھراں کے اراکین اور بالخصوص سیکرٹری رانا عبدالمجید بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے مشاعرے کے دوران انتظامی فرائض ادا کئے۔ جن شعراء کے کلام سے یہ کتاب مزین ہے ان کا بھی شکریہ میرے ذمے واجب ہے کہ انہی کی بدولت یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔

کتاب کی ترتیب و تنظیم میں حد درجہ احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم اس بارے میں کسی سہو یا غلطی کے لئے قارئین کی رائے جاننے کا منتظر رہوں گا۔

حامد نواز شیخ

اسسٹنٹ کمشنر۔ لودھراں

Marfat.com

Marfat.com

مشاعرہ ۸۹

گذارشِ احوالِ واقعی ـــــ ۷

غزلیں

احمد ندیم قاسمی ـــــ ۲۵
مُنیر نیازی ـــــ ۲۷
عرش صدیقی ـــــ ۲۹
مُرتضٰے برلاس ـــــ ۳۳
جعفر شیرازی ـــــ ۳۵
عاصی کرنالی ـــــ ۳۷
غلام جیلانی اصغر ـــــ ۳۹
قمر جمیل ـــــ ۴۱
امجد اسلام امجد ـــــ ۴۳
پروین شاکر ـــــ ۴۵
سلیم کوثر ـــــ ۴۷
اسلم انصاری ـــــ ۴۹
انور محمُود خالد ـــــ ۵۱
ریاض مجید ـــــ ۵۳
اعزاز احمد آذر ـــــ ۵۵
اصغر ندیم سیّد ـــــ ۵۷
ناصر زیدی ـــــ ۵۹
یحییٰ امجد ـــــ ۶۱

Marfat.com

فاطمہ حسن ــــــ ۶۳
رشید گوریجہ ــــــ ۶۵
سلطان رشک ــــــ ۶۷
مرتضیٰ سیّد ــــــ ۶۹
ارشد ملتانی ــــــ ۷۱
اقبال ارشد ــــــ ۷۳
حسین سحر ــــــ ۷۵
طاہر تونسوی ــــــ ۷۷
انور جمال ــــــ ۷۹
محمد امین ــــــ ۸۱
صفدر سلیم سیال ــــــ ۸۳
قائم نقوی ــــــ ۸۷
خواجہ رضی حیدر ــــــ ۸۹
بسمل صابری ــــــ ۹۱
محمد اجمل نیازی ــــــ ۹۵
اختر جعفری ــــــ ۹۷
منیر فاطمی ــــــ ۹۹
خالد اقبال یاسر ــــــ ۱۰۱
نوشی گیلانی ــــــ ۱۰۳
خالد شریف ــــــ ۱۰۷
ماہ پارہ صفدر ــــــ ۱۰۹
زاہد فخری ــــــ ۱۱۱
منور جمیل قریشی ــــــ ۱۱۳
صفدر ہمدانی ــــــ ۱۱۵
ناہید اختر ــــــ ۱۱۷
مبشر وسیم لودھی ــــــ ۱۱۹
بشریٰ بلوچ ــــــ ۱۲۱
شاہین کہروڑی ــــــ ۱۲۳
ثمینہ کاشش ــــــ ۱۲۷

نظمیں

منیر نیازی ــــــ ۱۳۱
فیاض تحسین ــــــ ۱۳۳
عبدالرشید ــــــ ۱۳۵
مرتضیٰ سیّد ــــــ ۱۳۶
محمد افسر ساجد ــــــ ۱۳۷
نوشی گیلانی ــــــ ۱۳۹
مسرت مرزا ــــــ ۱۴۰
مبشر وسیم لودھی ــــــ ۱۴۲

درد کا درماں

منظور عباس ازہر ــــــ ۱۴۳

Marfat.com

غزلیں

Marfat.com

Marfat.com

حامد نواز شیخ

مرتضٰے برلاس - مُحمّد ضیاء الرحمٰن (ڈپٹی کمشنر مُلتان)
چوہدری عبدالوحید (کمشنر مُلتان) و دیگر سامعین

Marfat.com

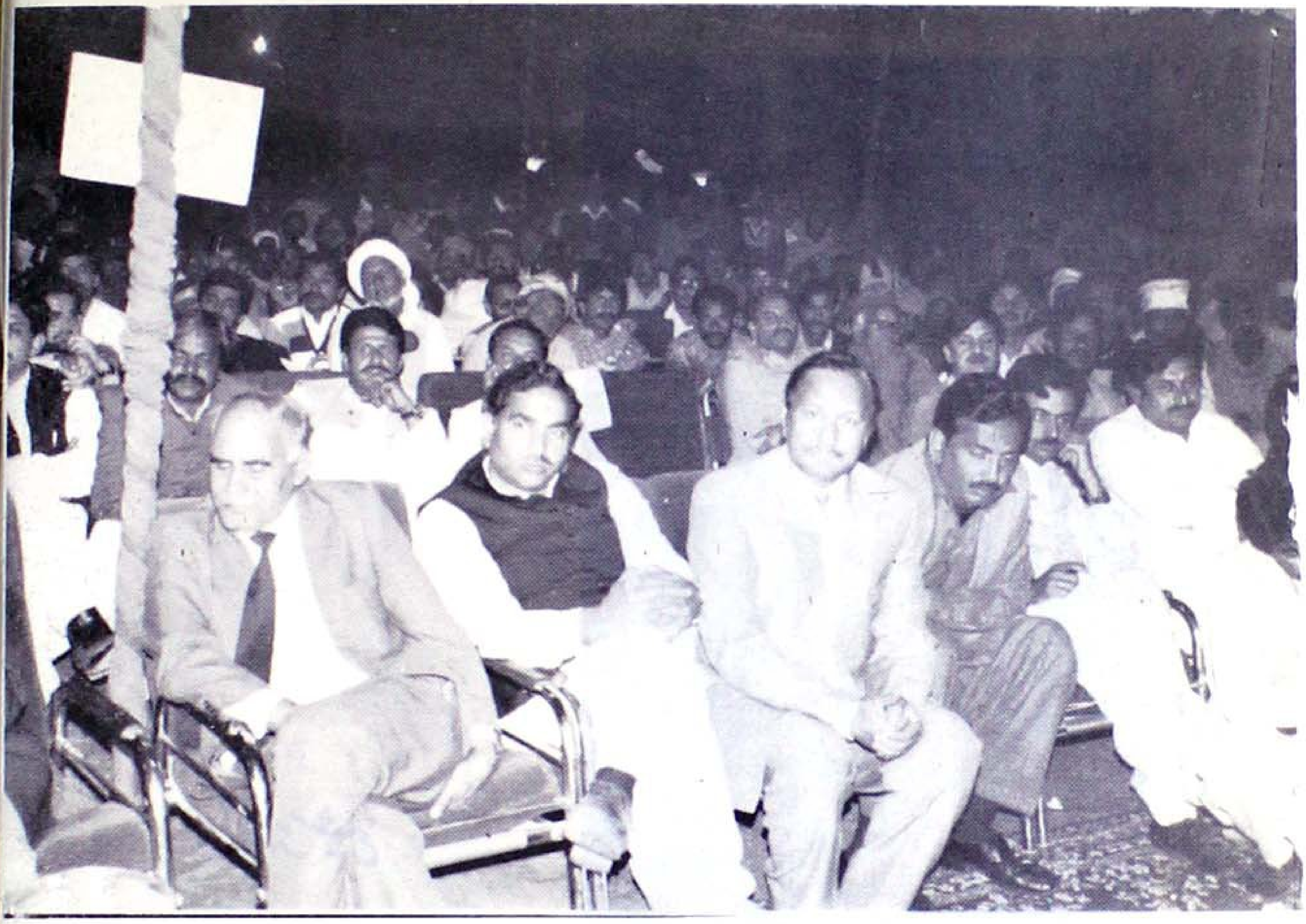

سامعین

سامعین

Marfat.com

سامعین

عرش صدیقی

Marfat.com

مرتضیٰ برلاس

پروین شاکر

Marfat.com

ڈاکٹر طاہر تونسوی

نوشی گیلانی

Marfat.com

صفدر سلیم سیال

ماہ پارہ صفدر

87948

Marfat.com

ڈاکٹر رشید گوریجہ

محمد افسر ساجد

Marfat.com

ناہید اختر

ثمینہ کاش

Marfat.com

○

—— احمد ندیم قاسمی

جی چاہتا ہے فلک پہ جاؤں
سُورج کو غروب سے بچاؤں

مَیں چھوڑ کے سیدھے راستوں کو
بھٹکی ہُوئی نیکیاں کماؤں

مَیں شب کے مُسافروں کی خاطر
مشعل نہ مِلے تو گھر جلاؤں

Marfat.com

یُوں بٹ کے، بکھر کے رہ گیا ہُوں
ہر شخص میں اپنا عکس پاؤں

اے چارہ گرانِ عصرِ حاضر
فولاد کا دِل کہاں سے لاؤں

ہر رات دُعا کروں سحر کی
ہر روز نیا فریب کھاؤں

گھر ڈُوب رہے ہیں تیرگی میں
قبروں پہ مگر دیے جلاؤں

رونا بھی تو طرزِ گفتگُو ہے
آنکھیں جو رُکیں تو لَب ہلاؤں

خُود کو تو ندیم آزمایا
اَب مَر کے خُدا کو آزماؤں

Marfat.com

○

——— مُنیر نیازی

میری ساری زندگی کو بے ثمر اُس نے کیا
عُمر میری تھی مگر اُس کو بسر اُس نے کیا

مَیں بہت کمزور تھا اس ملک میں ہجرت کے بعد
پر مُجھے اس مُلک میں کمزور تر اُس نے کیا

راہبر میرا بنا گُمراہ کرنے کے لِئے
مُجھ کو سیدھے راستے سے دَربدر اُس نے کیا

Marfat.com

شہر میں وہ معتبر میری گواہی سے ہُوا
پھر مجُھے اس شہر میں نامعتبر اُس نے کیا

شہر کو برباد کر کے رکھ دیا اُس نے مُنیر
شہر پر یہ ظُلم میرے نام پر اُس نے کیا

Marfat.com

—— عرش صدّیقی

وُہ جس کی داستاں پھیلی دِلِ دیوانہ میرا تھا
زبانیں دُشمنوں کی تھیں مگر افسانہ میرا تھا

تڑپتا ہُوں کہ اِک ساغر کسی حاتم سے مِل جائے
زوالِ آسماں دیکھو، کبھی میخانہ میرا تھا

بلا کی خامشی طاری تھی ہر سُو تیری ہیبت سے
سرِ محفل جو گونجا نعرۂ مستانہ میرا تھا

Marfat.com

فقیہہ شہر کو کہدو کہ ہم پکڑے گئے ناحق
شرابیں سب اُسی کی تھیں بس اِک پیمانہ میرا تھا

کٹے یُوں تو ہزاروں سر وفا کی کربلاؤں میں
ترے نیزے پہ جو اُبھرا سرِ شاہانہ میرا تھا

Marfat.com

○

——— مُرتضیٰ برلاس

ہمارے قول و عمل میں تضاد کتنا ہے
مگر یہ دِل ہے کہ خُوش اعتقاد کتنا ہے

کہ جیسے رنگ ہی لے آئے گا لہُو اپنا
وفا پہ اپنی ہمیں اعتماد کتنا ہے

وہ جس نے مُجھ کو فراموش کر دیا یکسر
مُجھے وہ شخص مگر اَب بھی یاد کتنا ہے

Marfat.com

یہ جانتا ہے کہ وعدہ شکن ہے وہ پھر بھی
دل اس کے وعدہ فردا پہ شاد کتنا ہے

ہر ایک سوچ میں آلودگی ہوس کی ہے
رگوں میں قطرۂ خوں کا فساد کتنا ہے

ہے اب تو سارے مراسم کا انحصار یہی
کسی کی ذات سے ہم کو مفاد کتنا ہے

ہے یوں تو میرے رقیبوں میں اختلاف بہت
مرے خلاف مگر اتحاد کتنا ہے

Marfat.com

○

——— مُرتضٰی برلاس

چہرے نہیں تو سائے ہی دِکھلائی دے گئے
برسوں کے تجربے ہمیں بینائی دے گئے

سُورج بھی میری عُمر کا کچھ سر پہ آگیا
کُچھ تجربے بھی سوچ کی گہرائی دے گئے

اشکوں کے دیپ، عزم کی خُوشبُو، وفا کے رنگ
منظر کو کتنا حُسن تماشائی دے گئے

Marfat.com

تازہ ہے آج تک وہ تکلّم کی نغمگی
یہ کیا کہا کہ گونجتی تنہائی دے گئے

تھے آپ کے ستم ہی جو دَورِ سکُوت میں
اِن پتّھروں کو قوّتِ گویائی دے گئے

وہ اور تھے جو بیٹھ گئے تھک کے رَاہ میں
یہ حادثے ہمیں تو توانائی دے گئے

Marfat.com

○

—— جعفر شیرازی

تمھیں بھلانے کی نادانیوں کی زَد میں ہیں
سنُو کہ ہم بھی پریشانیوں کی زَد میں ہیں

گئی رُتوں نے جو دل میں کھلا دیے تھے کبھی
وہ پھُول رُوح کی ویرانیوں کی زَد میں ہیں

کبھی تو خیمۂ نظّارگی میں آبیٹھو
کہ ہم بھی چشم کی طغیانیوں کی زَد میں ہیں

Marfat.com

خرد میں اور جنوں میں نجانے کیا طے ہو
ابھی تو سِلسلہ جنبانیوں کی زَد میں ہیں

دِل و نگاہ کے منظر بدلتے جاتے ہیں
اور آئینے ابھی حیرانیوں کی زَد میں ہیں

ہمارے دم سے بھرم ضبطِ غم کا ہے جعفر
ہمیں غموں کی فراوانیوں کی زد میں ہیں

Marfat.com

○

— عاصی کرنالی

جو صُورتیں فلک نے زمیں پر اُتار دیں
ہم نے نظر نظر کے اُفق پر اُبھار دیں

ہم تھے تو بادشاہ مگر اہلِ دل بھی تھے
ایک اِک نظر پہ سلطنتیں ہم نے ہار دیں

کُچھ اپنی عظمتیں تھیں کُچھ آبا کی حُرمتیں
یہ تیرے رُخ پہ وُہ ترے گیسو پہ وار دیں

Marfat.com

کس کس کے رنج و غم مرے حصّے میں آ گئے
مَیں نے تو ایک عُمر میں عُمریں گذار دیں

باطن کا حُسن دے کے خُدائے جمیل نے
کیا کیا تجلّیاں مرے دل میں اُتار دیں

اِتنا ترے وصال کے لمحوں کا تھا نشہ
مَیں نے ترے فراق کی صدیاں گزار دیں

اِک وُہ کہ اُس نے سارے فضائل ہمیں دیئے
اِک ہم کہ ہم نے ساری قبائیں اُتار دیں

عاصیؔ غموں نے مُثبت و منفی عمل کیا
دِل پاش پاش کر دیے رُوحیں نکھار دیں

Marfat.com

○

——— غلام جیلانی اصغر

موسم گُل میں اگر شاخ سے ٹُوٹے ہوتے
کُچھ شگوفے بھی اِسی شاخ سے پھُوٹے ہوتے

دِل بڑا سخت تھا ہر سنگِ بلا جھیل گیا
ورنہ ہم شدّتِ احساس سے ٹُوٹے ہوتے

تُم نے جانا تھا تو پہلے ہی جُدا ہو جاتے
اِس طرح روز کے مرنے سے تو چھُوٹے ہوتے

Marfat.com

ہونٹ چُپ چاپ سہی آنکھ ہی کچھ کہہ جاتی
رُوٹھنے والے سلیقے سے تو رُوٹھے ہوتے

میں ترے کانوں کے آویزوں میں جدّت بھرتا
کچھ ستارے جو کبھی عرش سے ٹُوٹے ہوتے

ہم نے ہنس ہنس کے بھرم اہلِ وفا کا رکھا
ہم بھی رو دیتے اگر عشق میں جھُوٹے ہوتے

Marfat.com

○

—— قمر جمیل

خواب میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں اُس کا دکھانا مشکل ہے
آئینے میں پھول کھلا ہے ہاتھ لگانا مشکل ہے

اُس کے قدم سے پھول کھلے ہیں میں نے سنا ہے چار طرف
ویسے اِس ویران سرا میں پھول کھلانا مشکل ہے

تنہائی میں دل کا سہارا ایک ہوا کا جھونکا تھا
وہ بھی گیا ہے سوئے بیاباں اُس کا آنا مشکل ہے

Marfat.com

شیشہ گروں کے گھر میں سُنا ہے ایک پری کل آئی تھی
ویسے خیال و خواب ہیں پریاں اِن کا آنا مُشکل ہے

Marfat.com

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

○

— امجد اسلام امجد

بھیڑ میں اِک اجنبی کا سامنا اچھا لگا
سب سے چُھپ کر وہ کِسی کا دیکھنا اچھا لگا

سُرمئی آنکھوں کے نیچے پھُول سے کھلنے لگے
کہتے کہتے کُچھ کِسی کا سوچنا اچھا لگا

بات تو کچھ بھی نہیں تھی لیکن اُس کا ایک دم
ہاتھ کو ہونٹوں پہ رکھ کر روکنا اچھا لگا

Marfat.com

دِل میں کتنے عہد باندھے تھے بھلانے کے اسے
وہ مِلا تو سب ارادے توڑنا اچّھا لگا

نیم شب کی خامشی میں بھیگتی سڑکوں پہ کل
تیری یادوں کے جلو میں گھُومنا اچھا لگا

اس عدوئے جاں کو امجدؔ میں بُرا کیسے کہوں
جب بھی آیا سامنے وہ بے وفا اچھا لگا

Marfat.com

○

—— پروین شاکر

پاسبانی پہ اندھیرے کو تو گھر پہ رکھا
اور چراغوں کو تری راہگزر پہ رکھا

ہاتھ اُٹھائے رہے ہر لمحہ دُعا کی خاطر
اور الفاظ کو تنسیخِ اَثر پر رکھا

بے وفائی مری فطرت کے عناصر میں ہُوئی
تیری بے مہری کو اسباب دگر پہ رکھا

Marfat.com

اتنا آسان نہ تھا ورنہ اکیلے چلنا
تجھ سے ملتے رہے اور دھیان سفر پر رکھا

اُس کی خوشبو کا ہی فیضان ہیں اشعار اپنے
نام جس زخم کا ہم نے گلِ تر پر رکھا

پانی دیکھا نہ زمیں دیکھی نہ موسم دیکھا
بے ثمر ہونے کا الزام شجر پر رکھا

Marfat.com

○

—— سلیم کوثر

یہ لوگ جس سے اَب اِنکار کرنا چاہتے ہیں
وہ گفتگو دَر و دیوار کرنا چاہتے ہیں

ہمیں خبر ہے کہ گزرے گا ایک سیلِ فنا
سو ہم تمہیں بھی خبردار کرنا چاہتے ہیں

اور اِس سے پہلے کہ ثابت ہو جُرمِ خاموشی
ہم اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

یہاں تک آ تو گئے آپ کی مُحبّت میں
اَب اور کتنا گنہگار کرنا چاہتے ہیں

گُلِ اُمّید فروزاں رہے تری خوشبُو
کہ لوگ اسے بھی گرفتار کرنا چاہتے ہیں

اُٹھائے پھرتے ہیں کب سے عذابِ دَربدری
اب اِس کو وقفِ رہِ یار کرنا چاہتے ہیں

وہ ہم ہیں جو تری آواز سُن کے تیرے ہُوئے
وہ اور ہیں کہ جو دیدار کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

○

—— اسلم انصاری

میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں
حادثہ کیا تھا جسے دِل نے بھلایا بھی نہیں

جانے والوں کو کہاں روک سکا ہے کوئی
تُم چلے ہو تو کوئی روکنے والا بھی نہیں

دُور و نزدیک سے اُٹھتا نہیں شورِ زنجیر
اور صحرا میں کوئی نقشِ کفِ پا بھی نہیں

Marfat.com

(۵۰)

گُل بہ ہر رنگ ، تبسّم کا گنہگار رہا
زخمِ ہستی کا سوا اُس کے مداوا بھی نہیں

وہ تو صدیوں کا سفر کر کے یہاں پہنچا تھا
تُو نے مُنہ پھیر کے جِس شخص کو دیکھا بھی نہیں

اب تو اِک رات ہے ہجراں کی دِل و جاں پہ محیط
صُبح کیسی ، کہ ترے بعد اُجالا بھی نہیں

اِک مُسافر کہ جِسے تیری طلب ہے کب سے
احتراماً ترے کُوچے سے گزرتا بھی نہیں

یا ہمیں کو نہ مِلا اُس کی حقیقت کا سُراغ
یا سرا پردۂ عالم میں کوئی تھا بھی نہیں

Marfat.com

○

—— انور محمود خالد

باقی تو یُونہی رواں دواں ہیں
تخلیق کے لمحے جاوداں ہیں

قرنوں سے اُنہیں پُکارتا ہُوں
تھے میرے جو ہم سفر کہاں ہیں

ملتی ہے ازل ابد کی سرحد
کُچھ مرحلے آنکھ سے نہاں ہیں

Marfat.com

شاخوں پہ ٹنگی ہوئی ہیں آنکھیں
اعضائے بدن کہاں کہاں ہیں

ہم اپنے وطن میں اجنبی ہیں
مُجرم ہیں کہ حق کے ترجماں ہیں

ہم حُسن کے، خیر کے پیمبر
صحراؤں کی صدائے بیکراں ہیں

قبروں پہ گُلاب کِھل اُٹھے ہیں
موسم کی سِتم ظریفیاں ہیں

زنداں کی پِگھل گئیں سلاخیں
سُورج تو ہمارے درمیاں ہیں

دم توڑتی رات کی فضا میں
ہم صُبح کی گونجتی اذاں ہیں

Marfat.com

○

——— ریاض مجید

اِسی احساس پہ تو رو رہے ہیں
ہم اِک ہو کے بھی خُود میں دو رہے ہیں

گھروں میں جاگتے ہیں اہلِ قریہ
فصیلوں پر محافظ سو رہے ہیں

ہیں اب کچھ نو گرفتار آنے والے
رہا قیدی پُرانے ہو رہے ہیں

Marfat.com

فصیلیں بن رہی ہیں باغ کے گرد
پرندے گھونسلوں میں سو رہے ہیں

قلق ہے پیاس ہی حصّے میں آئی
وہ فنتحِ ابر پر بھی رو رہے ہیں

سنواریں کِس طرح بد صُورتی کو
مسلسل آئینوں کو دھو رہے ہیں

نہ سوچا تھا کبھی جن حادثوں کا
مِری آنکھوں کے آگے ہو رہے ہیں

تلاشِ نُور میں نِکلے پرندے
پروں پر اَب اندھیرے ڈھو رہے ہیں

ریاض اِک محشرستاں ہیں بباطن
بظاہر ہم بہت کم گو رہے ہیں

Marfat.com

○

—— اعزاز احمد آذر

تُم ایسا کرنا کہ کوئی جُگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
مِرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

اُجاڑ موسم میں ریت دھرتی پہ فصل بوئی تھی چاندنی کی
اَب اِس میں اُگنے لگے اندھیرے تو کیسا جی میں ملال رکھنا

دیارِ اُلفت میں اجنبی کو سفر ہے درپیش ظُلمتوں کا
کہیں وہ راہوں میں کھو نہ جائے ذرا دریچہ اجال رکھنا

Marfat.com

وہ رسم و رہ ہی نہیں تو پھر یہ اثاثے کس کام کے تمہارے
اُدھر سے گذرا کبھی تو لے لُوں گا تُم مِرے خط نکال رکھنا

بچھڑنے والے نے وقتِ رُخصت کچھ اس نظر سے پلٹ کے دیکھا
کہ جیسے وہ بھی یہ کہہ رہا ہو تُم اپنے گھر کا خیال رکھنا

یہ دُھوپ چھاؤں کا کھیل ہے یاں خزاں بہاروں کی گھات میں ہے
نصیب صُبحِ عروج ہو تو نظر میں شامِ زوال رکھنا

کِسے خبر ہے کہ کب یہ موسم اُڑا کے رکھ دے گا خاک آذر
تُم احتیاطاً زمیں کے سر پہ فلک کی چادر ہی ڈال رکھنا

Marfat.com

○

——— اصغر ندیم سیّد

مُجھے تو شہرِ گُماں کی ہَوا پسند آئی
خبر میں بے خبری کی ادا پسند آئی

مَیں اپنے زادِ سفر سے بچا کے لے آیا
وہ ایک شام جو بے انتہا پسند آئی

زباں پہ حرفِ محبّت دِلوں میں تاریکی
وفا کے لہجے میں لپٹی جفا پسند آئی

Marfat.com

مرے خلاف گواہی بھی میری اپنی تھی
جو اپنے ہاتھ سے لکھی سزا پسند آئی

نظر میں پھول کھلیں یا سراب آنکھوں میں
ہر ایک حال میں اُس کی رضا پسند آئی

کمین گاہ کی جانب نظر نہیں ڈالی
کہ ہم کو اپنوں کے ہاتھوں قضا پسند آئی

ہر ایک سمت خموشی اُداس چہروں کی
ہجومِ شہر میں چپ کی صدا پسند آئی

Marfat.com

○

—— ناصر زیدی

تراش لے گا نہ ملنے کا وہ بہانہ نیا
کہ اُس کے واسطے آسان ہے فسانہ نیا

میں اپنی ذات کے گنبد سے کس طرح نکلوں
نہ چل سکے گا مرے ساتھ یہ زمانہ نیا

پُرانے زخم تو اب سارے بھرتے جاتے ہیں
لگا سکو تو لگاؤ کوئی نشانہ نیا

Marfat.com

مَیں اُس کی راہ کے ذرّوں کو آنکھ سے چُن لوُں
اگر وہ بدلے کوئی اور راستا، نہ نیا

پُرانی دوستیاں وہ نبھائیں اے ناصر
کہ جن کے واسطے مُشکل ہو دوستانہ نیا

Marfat.com

○

— یحییٰ امجد

اک ایک بات کا دِل میں حساب رکھتے ہیں
یہ ہم جو حوصلۂ اِنقلاب رکھتے ہیں

یہ میلی میلی سی محنت، یہ کارساز سے ہاتھ
جو آستیں میں کئی ماہتاب رکھتے ہیں

ہمارے نام سے ضد سارے مہ جبینوں کو
سوال ہو کہ نہ ہو وہ جواب رکھتے ہیں

Marfat.com

وہ عشق سے نہیں، اظہارِ عشق سے روکیں
یہ چیز دِل میں تو ہم بے حساب رکھتے ہیں

سیہ سُخن بھی تو امجد! یہ جانتے ہیں کہ ہم
ہر ایک لفظ میں اِک ماہتاب رکھتے ہیں

Marfat.com

○

—— فاطمہ حسن

اور کیا شکل بے مکانی کی
جب سفر ہی میں زندگانی کی

غیر سے میرا حال پُوچھا ہے
کیا پتہ کس پہ مہربانی کی

لفظ ہونٹوں تلک نہیں آئے
دِل کی آنکھوں نے ترجمانی کی

Marfat.com

آپ سے شکوۂ جفا کرنا
بھول تھی یہ بھی تو جوانی کی

اُس زمینِ سُخن پہ رہتی ہُوں
میرؔ نے جس پہ حُکمرانی کی

Marfat.com

○

—— رشید گوریجہ

وقت رُکتا ہی نہیں ہے ابرِ باراں کی طرح
زیست میں ہلچل مچی ہے ایک طوفاں کی طرح

وقت آجائے تو پھر اپنے ہی گھر میں دوستو!
دُور رہتے ہیں سبھی عمرِ گریزاں کی طرح

کیسی رُت ہے ایک سا موسم ہی اَب رہنے لگا
اَب تغیّر بھی ہے اِک خوابِ پریشاں کی طرح

Marfat.com

ایک اک چہرے پہ لکھا ہے دِلوں کا ماجرا
اک نظر ڈالو تو اُن پر چشمِ دَوراں کی طرح

دُور تک آسائشوں کے شہر میں دیکھو رشید
غم پڑے ہیں ہر طرف خارِ مغیلاں کی طرح

Marfat.com

○

——— سلطان رشک

اذنِ بیداری جو دے وہ آفتاب آیا نہیں
اے شبِ ظُلمت، ترا روزِ حساب آیا نہیں

جس کی خُوشبو، جس کی نکہت زندگی افروز ہو
کوئی گُل ایسا سرِ شاخِ گلاب آیا نہیں

سر بکف نکلے ہیں خُوں آلود موسم میں فقیر
حرفِ حق کہنے کوئی عالی جناب آیا نہیں

Marfat.com

اپنے مٹّی کے دیئے نے روشنی بخشی مجھے
اِس اندھیرے گھر میں کوئی ماہتاب آیا نہیں

رزق کی تقسیم ایسی کیوں ہے اے سلطانِ رشک
آج تک اِس ایک اُلجھن کا جواب آیا نہیں

Marfat.com

○

— مُرتضیٰ سیّد

رقص کرتے ہُوئے زنجیر کی جھنکار پہ ہم
پا بجولاں ہی چلے آئے درِ یار پہ ہم

آگ سے کھیلے کبھی خُوں میں نہائے ہم لوگ
کھچ گئے راہِ محُبّت میں کبھی دار پہ ہم

جادۂ کوئے وفا سخت کٹھن ہے یارو
زندگی بھر چلے اِس راہ میں تلوار پہ ہم

Marfat.com

ہم سا مُخلص بھی زمانے میں کوئی کیا ہوگا
مُسکراتے رہے قاتل کے ہر اک وار پہ ہم

ہم کسی سے بھی کبھی داد کے طالب نہ ہوئے
آپ سر دھنتے رہے اپنے ہی اشعار پہ ہم

آگ ہی آگ نظر آتی ہے ہر سُو سیّد
جب سے مائل ہوئے اِک شعلۂ بیدار پہ ہم

Marfat.com

○

ــــــــــ ارشد مُلتانی

ہے فرق بہت زاویۂ فکر و نظر کا
تُو شام پہ قانع ہے میں قائل ہُوں سحر کا

حالات ہر اک شخص کو درپیش ہیں یکساں
کُچھ فرق اگر ہے تو ہے اندازِ نظر کا

وہ لوگ طلسمِ شبِ تاریک میں گُم ہیں
بجلی کی چمک پر جنہیں دھوکا ہے سحر کا

Marfat.com

رکھا ہے زمانے میں مُحبّت کے سوا کیا
مقصد ہمیں معلوم ہے تخلیقِ بشر کا

ارشدؔ یہ زمیں اپنی بہر حال ہے بہتر
چرچا تھا زمانے میں بہت چاند نگر کا

Marfat.com

○

—— اقبال ارشد

تُجھ سے کربِ ذات کا اظہار کیسے ہو گیا
تُو محبّت کے لِئے مسمار کیسے ہو گیا

مَیں نے تو ہلکی سی دستک سے پُکارا تھا اُسے
شہر سارا نیند سے بیدار کیسے ہو گیا

موم جیسے لوگ کہساروں میں کیسے ڈھل گئے
جن کا لہجہ پھُول تھا تلوار کیسے ہو گیا!

Marfat.com

جس کی جھولی میں کدورت کے سوا کچھ بھی نہیں
وہ صداقت کا عَلم بردار کیسے ہو گیا

مَیں تو حیراں ہُوں غبارِ راہ کے کردار پر
یہ اچانک سایۂ اشجار کیسے ہو گیا

تُو نے اپنے دوستوں کی بزم کیسے چھوڑ دی
دوستی کے نام سے بیزار کیسے ہو گیا

سوچتے رہنا سدا ارشدؔ دُکھی لمحوں کے ساتھ
یار تیری راہ کی دیوار کیسے ہو گیا

Marfat.com

○

—— حسین سحر

ہم اپنی آنکھوں میں آنسو کہیں نہیں رکھتے
یہ وہ مکاں ہیں جو کوئی مکیں نہیں رکھتے

بس ایک در ہے ہماری عقیدتوں کا امیں
ہر آستاں پہ ہم اپنی جبیں نہیں رکھتے

جہاں بھی جائیں جدھر جائیں سب نگر اُن کے
مُسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے

Marfat.com

کمال یہ ہے کہ قاتل کھڑے ہیں تیغ بکف
لہُو میں ڈُوبی ہُوئی آستیں نہیں رکھتے

وہ احترام ہے حاصل ترے فقیروں کو
جو احترام کہ مسند نشیں نہیں رکھتے

بصارتوں کے لئے چاہیئے بصیرت بھی
یہی شعُور مرے نُکتہ چیں نہیں رکھتے

جو اُس کے دِل میں اُتر جائے نغمگی بن کر
صدا ہم ایسی سحر دِل نشیں نہیں رکھتے

Marfat.com

○

—— طاہر تونسوی

شکستِ دل کا اب آخر حساب کیا رکھنا
بدل گیا ہے جو پچھلا نصاب کیا رکھنا

میں اپنی جاں پہ ہزاروں عذاب جھیل گیا
رُتیں گئیں تو شعُورِ شباب کیا رکھنا

تماش بیں ہیں کہ گھیرے ہُوئے ہیں چاروں طرف
کھُلا ہُوا یُونہی آنکھوں کا باب کیا رکھنا

Marfat.com

جب اپنے ہاتھ سے کاٹی ہیں جبر کی فصلیں
سجا کے اپنے سروں پہ عذاب کیا رکھنا

تمام عمر ہی ترسیں گے جب نِشاط کو پھر
جمیل جذبوں میں لپٹی کتاب کیا رکھنا

لِکھا نصیب میں جب ہے چراغِ موسمِ زرد
اُٹھا کے ہاتھ میں شاخِ گُلاب کیا رکھنا

دیارِ عشق کا طاہر سفر طویل سہی
محبتوں کی لُغت میں سراب کیا رکھنا

Marfat.com

○

— انور جمال

بچھڑ رہے ہیں تو ملنے کی آس کیا رکھنا
ہوا پہ جلتے دیوں کی اساس کیا رکھنا

بس اک خیال سے آنسو چھپا لیئے ہم نے
اُداس رہ کے کسی کو اُداس کیا رکھنا

سُلگتے دُکھ نئی نسلوں کو مُنتقل کر دیں
وراثتہً جو ملے شے وہ پاس کیا رکھنا

Marfat.com

قبول زندگی سارے دُکھوں کے ساتھ قبول
جہاں میں رہ کے دلِ ناسپاس کیا رکھنا

قیام ہو تو ضروری ہیں سیم و زر لیکن
مُسافرت میں یہ گندم کپاس کیا رکھنا

سفر سے پہلے نشیب و فراز طے کرتے
نکل پڑے ہیں تو خوف و ہراس کیا رکھنا

Marfat.com

○

——— محمدّ امین

ہر سفر کے بعد ساری داستاں لکھی گئی
نارسائی کی یہ کاوش رائیگاں لکھی گئی

ہر قدم کوفے میں ہے اور ہر نفس ہے کربلا
عُمر اپنی دُشمنوں کے درمیاں لکھی گئی

اجر کی کیسی تمنّا اور زیاں کا کیسا خوف
زندگی اپنی جو حرفِ امتحاں لکھی گئی

Marfat.com

فصلِ گُل میں پھُول پھَل، پتّے بھی جس پر بار تھے
وُہ برہنہ شاخ شاخِ آشیاں لکھی گئی

یُوں تو شاعر ہیں، ہمیں رمزِ سُخن بخشا گیا
پر خموشی ہی ہماری ہم زباں لکھی گئی

اور ہمارے پاس کیا تھا اِک فقط سر کے سوا
اس کی قسمت میں بھی خشتِ آستاں لکھی گئی

Marfat.com

○

—— صفدر سلیم سیال

اپنی سانسیں مِری سانسوں میں مِلا کے رونا
جب بھی رونا مجھے سینے سے لگا کے رونا

قیدِ تنہائی سے نِکلا ہوں ابھی جان سفر
مجھ سے مِلنا مجھے زُلفوں میں چھپا کے رونا

اتنا سفاک نہ تھا گھر کا یہ منظر پہلے
تیری یادوں کے چراغوں کو بجھا کے رونا

Marfat.com

ہم نے اس طرح بھی کاٹی ہیں بہت سی راتیں
دِل کے خُوش رکھنے کو افسانے سُنا کے رونا

کیسا اُسلُوب طلب ہے مُجھے گھائل کر کے
اپنی پلکوں پہ مرے زخم سجا کے رونا

غمِ دوراں نے ترے لُطف کی مہلت ہی نہ دی
یہ بھی ہونا تھا سرِ شب تجھے پا کے رونا

کتنے بے درد ہیں اس شہر کے رہنے والے
اپنے ہاتھوں تجھے سُولی پہ چڑھا کے رونا

Marfat.com

○

— صفدر سلیم سیال

بہت گریز کیا ہے ترے نشانوں سے
سنبھال رکھا ہے دِل کو کئی بہانوں سے

ابھی تو رات ہے باقی، چراغ گُل نہ کرو
دراز دست نکل آئیں گے ٹھکانوں سے

حظِ نجات کی زد میں ہے تیرے لُطف کی لَو
پُکارتا ہے مجُھے کوئی آسمانوں سے

Marfat.com

عجب فشارِ سفر ہے ہوا کے چہرے پر
کوئی خبر نہ ملی اب کے بادبانوں سے

تو مجھ سے دور نہ ہو وقت آنے والا ہے
ترا سُراغ ملے گا مرے فسانوں سے

بپاسِ حُسنِ رفاقت زباں نہیں کھولی
بہت گلے تھے ہمیں اپنے مہربانوں سے

کسی کو ہوش نہیں کشتیاں کہاں ٹھہریں
اُلجھ رہے ہیں مُسافر تو بادبانوں سے

قریب آ تجھے حُسنِ دوام دے جاؤں
یہ رسم آج بھی قائم ہے ہم دوانوں سے

Marfat.com

○

— قائم نقوی

گرد چھٹ جائے گی قائم راستہ مِل جائے گا
اجنبی راہوں میں کوئی آشنا مل جائے گا

کب تلک راہوں کے پیچ وخم میں یُوں اُلجھے رہیں
موڑ کاٹیں گے تو کوئی سِلسلہ مِل جائے گا

آنے والی ساعتوں کی اب ضمانت کون دے
کون جانے کب کوئی بچھڑا ہُوا مل جائے گا

Marfat.com

ڈُوب جائیں گے ستارے پھیل جائے گی سویر
نیم وا آنکھوں میں کوئی جاگتا اِک جائے گا

ہر قدم بکھریں گے لیکن ہر قدم جُڑ جائیں گے
ہر قدم پہ اِک نیا سیلِ بلا مل جائے گا

سرد ہو جائیں گے قائم ہجر کے پچھلے پہر
دُھوپ چمکے تو پگھلنے کا مزا مل جائے گا

Marfat.com

○

— خواجہ رضی حیدر

چراغِ بزم تری منصبی ہے کتنی دیر
شرر نژاد ہے تو زندگی ہے کتنی دیر

ہوائے دہر بھی ٹھہری ہے فرصتوں کی حریف
ترے خیال کی مہلت مِلی ہے کتنی دیر

حریم ناز سے نکلی تو تیرے جسم کی بات
زبانِ خلقِ خُدا پر رہی ہے کتنی دیر

Marfat.com

اُجاڑ دیں گے یہ موسم کے گرم و سرد تجھے
مثالِ سرو یہ خوش قامتی ہے کتنی دیر

سوادِ جاں میں مری جاں ثبات کس کو ہے
یہ تیرا قرب تری دوستی ہے کتنی دیر

جھلس گیا ہے بدن ہجر کی تمازت سے
تجھے خبر بھی نہیں ہو چکی ہے کتنی دیر

وہ پوچھتا ہے شب روز مجھ سے قربت میں
کہ قربتوں کا یہ لمحہ رضی ہے کتنی دیر

Marfat.com

○

——— بسمل صابری

رہِ وفا میں کسی اِمتحاں کی بات کرو
تُم اپنی برق مرے آشیاں کی بات کرو

جو لُوٹ لے گئے اُن رہبروں سے کیا شکوہ
جو چلنے والا ہے اُس کارواں کی بات کرو

کریدنے دو ہوا کو نہ زخمِ پارینہ
نئی بہار نئے گلستاں کی بات کرو

Marfat.com

بلندیوں سے رہیں باخبر جُھکی نظریں
رہو زمیں پہ مگر آسماں کی بات کرو

چُھپے رہو نہ اندھیروں کی چادریں اوڑھے
چراغ لے کے چلو کہکشاں کی بات کرو

کرو سُپرد نہ لہروں کے کشتیاں اپنی
ہَوا کی بات کرو بادباں کی بات کرو

یہ زندگی کے حقائق کا دَور ہے بسملؔ
دل و نظر کی نہیں ظرفِ جاں کی بات کرو

Marfat.com

○

— بسمل صابری

تصویرِ حوادث دل و جاں بنتے رہے ہیں
ہم اپنے زمانے کی زباں بنتے رہے ہیں

افسانۂ دِل ہوتا رہا خُود ہی مُرتّب
غم داغ بنے داغ نِشاں بنتے رہے ہیں

چھوڑا ہے کئی بار اُمّیدوں نے مرا ساتھ
کتنے ہی یقیں وہم گماں بنتے رہے ہیں

Marfat.com

راس آئی نہ دُنیا کو پر کھنے کی تمنّا
ہم خُود ہی تماشائے جہاں بنتے رہے ہیں

چھیڑے ہیں اگر ساز پہ نغمے کبھی بسمل
حیرت ہے کہ نغمے بھی فغاں بنتے رہے ہیں

Marfat.com

○

——— محمدّ اجمل نیازی

چراغ بجھ بجھ کے جل رہے ہیں ہوا کا لہجہ بدل رہا ہے
ہمیں خبر تک نہیں ہے لیکن ہمارا قصّہ بدل رہا ہے

تری جدائی کی منزلوں پر مری اُمیدیں بھٹک رہی ہیں
مرے زمانے تک آتے آتے تو اپنا رستہ بدل رہا ہے

ہزاروں رستوں میں بٹ گیا ہے تری طرف جانے والا رستہ
قدم قدم پر مسافروں کا پرانا ڈیرہ بدل رہا ہے

Marfat.com

تمام منظر تری نگاہوں میں روتے روتے چمک اُٹھے ہیں
تو چُپ کھڑا ہے مگر فضا کا اداس چہرہ بدل رہا ہے

تو اپنی آنکھوں میں سو رہا ہے میں اپنے دِل میں سمٹ گیا ہُوں
یہ میری دُنیا بدل رہی ہے کہ تیرا صحرا بدل رہا ہے

کبھی تو آجل بدلتی رُت کا ثمر گرے گا مری زمیں پر
مری زمیں پر جُھکے ہُوئے آسماں کا نقشہ بدل رہا ہے

Marfat.com

○

— اختر جعفری

یہ گُل یہ رنگ یہ شبنم ترے حوالے سے
مرے وجُود کے موسم ترے حوالے سے

شعُورِ سنگ ہے ریشم تیرے حوالے سے
ہے زخم زخم بھی مرہم ترے حوالے سے

مری وفاؤں کے کہسار پر ہیں آویزاں
تری جفاؤں کے پرچم ترے حوالے سے

Marfat.com

ترے بغیر بھی مُجھ پر ترے زمانے کی
عنایتیں رہیں کم کم ترے حوالے سے

یہ لفظ لفظ میں جادُو یہ بات بات میں حُسن
یہ شعر شعر میں سرگم ترے حوالے سے

حصارِ زیست میں رُوحوں کا رقص تیرا ہے
نفس کا ساز ہے مدھم ترے حوالے سے

تمام رات اندھیرہ اُجالتے گُذری
بُجھے چراغ جلے ہم ترے حوالے سے

تری تلاش میں آئینے شہرِ سنگ میں ہیں
کِسے ہے ہوش کا عالم ترے حوالے سے

پلک پلک پہ چراغاں نظر نظر اختر
جواں رہی ہے شبِ غم ترے حوالے سے

Marfat.com

○

——— مُنیر فاطمی

بچھڑ کے دِل سے کوئی اجنبی نہیں رہتا
ترے بغیر بھی اے زندگی نہیں رہتا

یہ کیا کیا کہ اسے دُشمنوں میں چھوڑ دیا
بنا کے جس سے کوئی دوستی نہیں رہتا

صدائیں دیتا ہے کیوں خامشی کے جنگل سے
اسے کہو کہ یہاں کوئی بھی نہیں رہتا

Marfat.com

تری زمین پہ رہنے کی شرط مُشکل ہے
قبول ایسی نہیں بندگی نہیں رہتا

اُتر رہا ہے کوئی شخص آسماں سے مُنیر
جہاں سُنا ہے کوئی آدمی نہیں رہتا

○

خالد اقبال یاسر

لگتا ہے زندہ رہنے کی حسرت گئی نہیں
مَر کے بھی سانس لینے کی عادت گئی نہیں

شاید کہ رَچ گئی ہے ہمارے خمیر میں
سو بار صُلح پر بھی عداوت گئی نہیں

آنا پڑا پلٹ کے حدود و قیود میں
چھوڑی بہت تھی پھر بھی شرافت گئی نہیں

Marfat.com

رہتی ہے ساتھ ساتھ کوئی خوشگوار یاد
تجھ سے بچھڑ کے تیری رفاقت گئی نہیں

باقی ہے ریزے ریزے میں اِک ارتباط سا
یاسرؔ بکھر کے بھی مری وحدت گئی نہیں

Marfat.com

○

——— نوشی گیلانی

کوئی مُجھ کو مرا بھرپُور سراپا لا دے
مرے بازُو، مری آنکھیں، مرا چہرہ لا دے

نیا موسم مری بینائی کو تسلیم نہیں
مری آنکھوں کو وہی خواب پرانا لا دے

ایسا دریا جو کسی اور سمندر میں گرے
اِس سے بہتر ہے کہ مُجھ کو مرا صحرا لا دے

Marfat.com

کوئی خواہش نہیں تجھ سے اے مری عمرِ رواں
مرا بچپن مرے جگنو، مری گڑیا لا دے

Marfat.com

○

— نوشی گیلانی

ایک دِل تھا سو بُجھ گیا روشنی
روشنی اے خُدا، اے خُدا روشنی

کُچھ بھی کہہ لیں تجھے سب ترے نام ہیں
پھول، خوشبو، ستارے، صبا روشنی

گھر گئے کیسے دوہرے عذابوں میں ہم
رہنا شب میں مگر سوچنا روشنی

Marfat.com

اپنی آنکھوں سے گل جانے کس خواب میں
شب کے ماتھے پہ مَیں نے لکھا روشنی

اَب ستارے سجانے سے کیا فائدہ
اُس سے مِلنے کا موسم گیا روشنی

Marfat.com

○

—— خالد شریف

اے کہ میں تیرے لئے تھا اور تُو میرے لئے
اب ترے ہاتھوں پہ لکھا ہے لہُو میرے لئے

میری بکھری ٹکڑیوں میں پھُوٹنے والے ہیں پر
میرے قاتل جال پھیلا چار سُو میرے لئے

کاش ایسا ہو کہ اَب کے بے وفائی میں کروں
تُو پھرے قریہ بہ قریہ کو بہ کو میرے لئے

Marfat.com

مَیں تو لا محدُود ہو جاؤں سمندر کی طرح
تُو بھی دریا بہ دریا جو بہ جو میرے لئے

پھر زمیں کی سسکیاں اپنی لگیں خالدؔ مجھے
پھر ہُوا ہے جشنِ مرگِ آرزُو میرے لِئے

Marfat.com

○

— ماہ پارہ صفدر

سُر ٹوٹ کے بکھرا تو کہیں کھو گئی آواز
سہمے ہوئے بچّے کی طرح سو گئی آواز

آواز کے رونے کی پھر آواز سُنی ہے
آنکھوں میں مری اشک کہیں بو گئی آواز

بے چین رہی مجھ سے بچھڑ کر مری صُورت
تنہائی مری دیکھ کر پھر رو گئی آواز

Marfat.com

خاموش فصیلوں پہ ابھی آ کے رُکی ہے
کرتے ہُوئے پیچھا مرا چُپ ہو گئی آواز

کس طرح سے دیکھے گا کوئی لفظوں کے چہرے
پُتلی کی طرح آنکھ میں بند ہو گئی آواز

شب کاٹ کے جو خواب پروئے تھے آنکھ نے
اک اشک سے وہ خواب مرے دھو گئی آواز

Marfat.com

○

—— زاھد فخری

کیا کروں اب کوئی بھی اچھا نہیں لگتا مجھے
تُو بھی پہلے کی طرح اپنا نہیں لگتا مجھے

اَب تری باتیں مرے دِل میں اُترتی ہی نہیں
تُو وہی ہے پر تیرا لہجہ نہیں لگتا مجھے

تُو تو اَب آدھے بدن سے ساتھ چلتا ہے مرے
تیرے شانوں پر ترا چہرہ نہیں لگتا مجھے

Marfat.com

تیرے پھیلے پانیوں کی وُسعتوں کو کیا ہُوا
اے سمندر اَب تو تُو دریا نہیں لگتا مُجھے

تُو کبھی تقسیم کرتا تھا ہَوائیں چار سُو
اَب ترے بھی پاس اِک جھونکا نہیں لگتا مُجھے

اَب لفافے سے تری خُوشبو نہیں آتی مُجھے
خط بھی تیرے ہاتھ کا لکھّا نہیں لگتا مُجھے

جو مری گھٹھڑی میں چھاؤں باندھ کر رُخصت کرے
کوئی سارے شہر میں ایسا نہیں لگتا مُجھے

دُکھ یہی فخری مری ہجرت کے لاحاصل میں ہے
ایک چہرہ بھی یہاں سچّا نہیں لگتا مُجھے

Marfat.com

○

— منوّر جمیل قریشی

شعر کہنا ہے مگر اُس میں گِلہ لکھنا نہیں
اور یہ بھی طے ہے تُجھ کو بے وفا لکھنا نہیں

اِس بھنور سے پہلے جو جو ساتھ تھا لکھنا ضرور
لیکن اِس کے بعد کا منظر ہوا لکھنا نہیں

یہ تو لکھنا کس کی آنکھوں سے دکھایا تھا ہمیں
پھر کہاں تک لے گیا وہ راستہ لکھنا نہیں

Marfat.com

خط بھی لکھیں گے بہر انداز چاہت سے تجھے
لیکن اس میں ایک حرفِ مدعا لکھنا نہیں

خواب تو دیکھے تھے آنکھوں نے تمہارے نام کے
اور پھر اس نام نے جو کچھ دیا لکھنا نہیں

Marfat.com

○

— صفدر ہمدانی

طلوعِ فجر کا لمحہ طلوعِ محشر تھا
صلیبِ وقت پہ انساں نہیں پیمبر تھا

سجا ہُوا تھا کوئی سرِ اَنا کے نیزے پر
فصیلِ شہر سے باہر عجیب منظر تھا

خطا سمجھ کے جسے میں مُعاف کرتا رہا
گُناہ گار وہ اِک دن مرے برابر تھا

Marfat.com

وہ جس کی یاد کی خُوشبُو ابھی ہَوا میں ہے
مِرے وجُود میں اُترا اُسی کا پیکر تھا

اکیلے کمرے میں دیوارِ گریہ اوڑھے ہُوئے
سفر کے شوق میں سویا ہُوا مُسافر تھا

پتہ چلا تو سہی پر بڑی ہی دیر کے بعد
مَیں جس کے ملبے پہ بیٹھا تھا وُہ مِرا گھر تھا

وہ ایک ساعتِ بے نام اَب بھی یاد ہے جب
کِسی کے ہاتھ میں صفدرؔ کسی کا خنجر تھا

Marfat.com

○

— ناھید اختر

نہ شہرِ سنگ میں ہم تیری جُستجو کرتے
نہ آرزُو کے بدن کو لہُو لہُو کرتے

وہ شخص ہم سے مِلا بھی تو اجنبی کی طرح
زمانہ بیت گیا جس کی آرزُو کرتے

کوئی خبر نہ مِلی دُور بسنے والوں کی
کٹی اِک عُمر ہواؤں سے گفتگو کرتے

Marfat.com

ہر ایک سجدہ ہمارا قبُول ہو جاتا
کبھی جو اشکِ ندامت سے ہم وضُو کرتے

ہم اشک بن کے لرز اُٹھے تیری پلکوں پر
"زبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزُو کرتے"

جو ہم سے ترکِ تعلّق کیا تو کیا شِکوہ
کہاں تلک وہ تمنّاؤں کا لہُو کرتے

وُہ جن کے سانس میں سوجلترنگ بجتے ہیں
کبھی وُہ ہم سے بھی ناہیدؔ گفتگُو کرتے

Marfat.com

○

——— مبشّر وسیم لودھی

بہت دنوں سے بڑی دُوریوں میں رہتا ہے
وہ شخص جو کہ مری دھڑکنوں میں رہتا ہے

جدھر بھی جاؤں نظر میں اُسی کا پرتو ہے
وہ میرے دھیان کے سب راستوں میں رہتا ہے

بچھڑ کے اُس سے پریشان ہُوں بہت میں بھی
سُنا ہے وہ بھی بڑی اُلجھنوں میں رہتا ہے

Marfat.com

مَیں آئینے میں اُسی کی شبیہہ بناتا ہُوں
اُسی کا رنگ مری پُتلیوں میں رہتا ہے

اُسی کی یاد کی خُوشبو ہے میری سانسوں میں
وُہ پھُول بن کے مری خواہشوں میں رہتا ہے

Marfat.com

○

—— بشریٰ بلوچ

درِ مشرق سے جب اُجلے سویرے کے قدم نکلے
تلاشِ رزق میں چڑیوں کی صُورت گھر سے ہم نکلے

تُمہیں ملنے کی خواہش ہے تُمہیں پانے کی حسرت ہے
اگر دم ہی نکلنا ہے باایں حسرت ہی دم نکلے

تمہاری بے رُخی میری وفا کی آزمائش تھی
مگر تُم تو جفا پرور توقع سے بھی کم نکلے

Marfat.com

تُمہیں ترکِ تعلّق ہی جو کرنا ہے تو کر ڈالو
کم از کم اپنے دِل سے پیار کا جُھوٹا بھرم نِکلے

تُمہاری بزم سے نِکلے ہیں کیسے کیا بتائیں ہم
یہی بشریٰ سمجھ لو جیسے کعبے سے صنم نِکلے

Marfat.com

○

—— شاہین کھروڑی

میری مُٹّھی میں سمندر تھے فقط دریا نہ تھا
پھر بھی دشتِ کرب میں مُجھ سا کوئی پیاسا نہ تھا

جُرمِ حق گوئی پہ کب میں دار پہ لٹکا نہ تھا
میرے سر پر کب یہاں تلوار کا سایہ نہ تھا

ساغرِ زہراب سے کب واسطہ میرا نہ تھا
مَیں نے کب سُقراط کے انداز میں سوچا نہ تھا

Marfat.com

خُون کی قُربانیاں دینی پڑیں ہر دَور میں
میرے رستے میں بھلا کب خُون کا دجلہ نہ تھا

میری سوچوں کا خلا، مُجھ کو ڈراتا کس لیۓ
دل کی تنہائی تھی میرے ساتھ میں تنہا نہ تھا

اِنتظار اُس کا کبھی پہلے نہیں اِتنا کیا
ساری ساری رات میں اتنا کبھی جاگا نہ تھا

جس طرح نوچا ہے شاہینؔ آج اپنے آپ کو
اس طرح خُود کو کسی نے آج تک نوچا نہ تھا

Marfat.com

○

——— شاہین کھروڑی

میرے لِئے اذنِ محبّت لِکھا گیا
ہر حرف کے صِلے میں اذیّت لِکھا گیا

مُجھ سے مِرے بیان کی مانگیں شہادتیں
کاذب کا لفظ حقیقت لِکھا گیا

اوروں کے واسطے جسے لِکھا گیا حرام
اپنے لِئے وہ مالِ غنیمت لِکھا گیا

Marfat.com

محرومیوں کو مجھ ہی سے منسوب کر دیا
جو کچھ ملا وہ ان کی عنایت لکھا گیا

حق گوئی بےبسی کہ مرا مفلسی کا جرم
ایک ایک روپ میرا بغاوت لکھا گیا

شاہینؔ جس کی آگ میں تدفین کی گئی
تاریخ میں اسے بھی شہادت لکھا گیا

Marfat.com

○

ثمینہ کاش

وہ تیری یاد تھی جس کو بُھلا دیا ہم نے
سِسکتے ذہن کو سُولی چڑھا دیا ہم نے

یُوں اپنے آپ کو پانے تو کُو بہ کُو نِکلے
خُود آپ اپنا دریچہ جلا دیا ہم نے

اُداس طاق میں رکھا تھا آئینہ لیکن
اُس ایک شخص کی خاطر گرا دیا ہم نے

Marfat.com

سفر نے کربِ مسلسل عطا کیا ہم کو!
سفر میں رختِ سفر تک لُٹا دیا ہم نے

پناہ! ڈھونڈنے نکلے تھے روشنی میں کاش
مگر حیات کو شب میں سجا دیا ہم نے

Marfat.com

نظمیں

Marfat.com

Marfat.com

○

مُنیر نیازی

کِس دا دوش سی کِس دا نہیں سی
اے گلاں ہُن کرن دیاں نئیں
ویلے لنگ گئے توبہ والے
راتاں ہوکے بھردیاں نئیں

●●

کج انج وی راہواں اوکھیاں سَن
کج گل وچ غم دا طوق وی سی
کج شہر دے لوگ وی ظالم سَن
کج مینوں مَرن دا شوق وی سی

●●

Marfat.com

جو ہویا اے ہونا ای سی
ہونی روکیاں رکدی نئیں
اِک واری جدوں شروع ہو جاوے
گل مُنیر ایویں مُکدی نئیں

بے خیالی میں جُونہی بس اِک ارادہ کر لیا
اپنے دِل کے شوق کو حد سے زیادہ کر لیا
جانتے تھے دونوں ہم اس کو نبھا سکتے نہیں
اس نے وعدہ کر لیا مَیں نے بھی وعدہ کر لیا

Marfat.com

راستوں کی حیرت

——— فیّاض تحسین

راستوں کی حیرت سے آشنا کہاں ہوتا۔
منزلوں کی خواہش میں،
صُورتوں کی چاہت میں،
راحتوں کے چہروں پر پھیلتے نقابوں میں
دُوریوں کی نادیدہ چادروں کے سائے میں
راستوں پہ یُوں سرپٹ بھاگتا رہا ہُوں میں
راستوں کی حیرت سے آشنا کہاں تھا میں

Marfat.com

جسم و جاں کے اندیشے
نارسائیوں کے دُکھ
چاہتوں کے جنگل میں گُم نشانیوں کے دُکھ
دم بخود ہواؤں کی بے نوائیوں کے دُکھ
شہرِ شب گزیدہ سے آشنائیوں کے دُکھ
کج ادائیوں کے دُکھ
مہربانیوں کے دُکھ
اجنبی جزیروں سے لَوٹتے پرندوں کی
بے زبانیوں کے دُکھ

خواہشِ سفر نے کب فرصتِ نظر دی ہے
کون سمت سے آیا، کس نے کیا خبر دی ہے
راستوں کی حیرت سے یہ تو پُوچھ سکتا تھا۔
حاصلِ سفر کیا ہے؟
مَیں بھی سانس لینے کو رُک کے دیکھ سکتا تھا
راستوں کی حیرت سے کچُھ تو سیکھ سکتا تھا

Marfat.com

خزاں اور میں

عبدالرشید

جو شام ہی سے کھلے رہے تھے، ہوا کے در تھے، میں چلتا رہتا تھا مینہ ہو آندھی ہو بھیگی مٹی ہو، پیر خود رو جڑوں پہ پڑتے تھے، چلتا رہتا تھا راستوں کا غبار بن کر، دھوئیں کی مٹتی لکیر بن کر درخت سانسوں میں پھولتے تھے، لہو کی گرمی سے جسم تشنہ تھا پی رہا تھا نمی ہوا سے، جبیں پہ ان دیکھے بازوؤں سے اداس برکھا برس رہی تھی، اداس تر تھا فسونِ شب میں بدن کے جنگل میں تنہا ہونا۔ بدن کی شاخوں سے لگ کے رونا۔

Marfat.com

مُرتضیٰ سیّد

سبھی نے شور سُنا ندیوں کا نالوں کا
کوئی نہ جان سکا درد ظرف والوں کا
بس اِس خیال سے مَیں عمر بھر رہا خاموش
جواب دے نہ سکے گا مرے سوالوں کا

سوچوں کے دائروں سے نکل کر تو دیکھئے
نظروں کے زاویوں کو بدل کر تو دیکھئے
لازم نہیں کہ منزلِ مقصد نہ مِل سکے
دو چار گام ہی سہی چل کر تو دیکھئے

Marfat.com

سُخن ناگفتنی

—— محمد افسر ساجد

سفر طویل راہ گُم ——
مگر وُہ ہم سُخن جو میرا ہم سفر رہا
نصیبِ دُشمناں
وُہ میرے پاس ہو کے بھی
مُجھی سے بے خبر رہا
اُسی کے نام مَیں نے
اپنی ہر خُوشی، ہر آرزُو تیاگ دی

Marfat.com

وُہ چُپ رہا اگر تو کیا
نظر سے اپنی اِک
الم کی داستاں سُنا گیا
کہانیاں ، حقیقتیں ، رفاقتیں ، رقابتیں
سفر کی سب صعُوبتیں ، ہزیمتیں ، ندامتیں
یہ اُس کی داستان تھی ، یہ میری داستاں بھی ہے !!

Marfat.com

○

نوشی گیلانی

اِس دِل کے چند اثاثوں میں اِک موسم ہے برساتوں کا
اِک صحرا ہجر کی راتوں کا اِک جنگل وصل کے خوابوں کا
مرے خیمۂ دل کے پاس کہیں اِک جگنوُ ٹھہر گیا اور پھر
سیلاب تھا ساری بستی میں اندازوں کا آوازوں کا

◉

Marfat.com

گھنگھرو سارے ٹُوٹ گئے

(نثری نظم)

—— مسرّت مرزا

جب تک بولنا اُس نے نہ سیکھا تھا
بے زباں کہلاتی تھی
وہ چار دیواری میں رہتی تھی
پاؤں میں تھیں اُس کے بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
خِدمت کا دم بھرتی تھی

اور

زہرہ جبیں، ماہ جبیں کہلاتی تھی۔
طبلے کی تھاپ پہ چلتی تھی

اور

گھنگھرو کی جھنکار پہ مرتی تھی

Marfat.com

قسمت نے اچانک پانسا پلٹا
سارے فارمولے غلط ہوئے

کہ
گھنگھرو سارے ٹوٹ گئے، کہ گھنگھرو سارے ٹوٹ گئے
نہ تھاپ رہی نہ ٹھمکا
سُر رہے نہ تال
راگنیاں ساری بیکار ہوئیں
ردیفیں ساری آزاد ہوئیں
قافیے کے بندھن چھوٹ گئے
امامت اُس کے ہاتھ ہوئی
باقی سارے نمازی ہوئے۔
کہ گھنگھرو سارے ٹوٹ گئے

Marfat.com

مُبشّر وسیم لودھی

اُس کے حُسن کی بات نہ پُوچھو
جیسے پھُول کنول کے ہیں
آنکھیں ، زُلف ، وہ لَب اور لہجہ
سارے رُوپ غزل کے ہیں

Marfat.com

دَرد کا دَرماں

—— منظور عباس ازہر

لُطف و سکون زیست کا ساماں چلا گیا
وہ نیم شب دُعاؤں کا عنواں چلا گیا

تسخیر جس کے دم سے الم روز و شب ہُوئے
تنویرِ دل وہ حال کا پرساں چلا گیا

دیں جس نے زندگی کو عمل کی لطافتیں
وہ مایۂ عزیمت ذیشاں چلا گیا

دے کر شعورِ تازگی ہر ایک نخل کو
مُنہ موڑ کر وہ فخرِ گلستاں چلا گیا

Marfat.com

اوصاف اُس کے آتے ہیں جب بھی زبان پر
کہتے ہیں لوگ دَرد کا درماں چلا گیا

دُنیائے رُوح و جسم کے اندر حیات کا
مقصد ہے جو بھی کر کے نمایاں چلا گیا

دیوار و دَر پہ کیوں نہ ہوں لکھی اُداسیاں
غیروں کا دوست نازشِ خویشاں چلا گیا

تاریک ہو گئے سبھی لمحے سکُون کے
تسکین کی ضیا مہِ تاباں چلا گیا

اس کی لحد پہ سِلسلہ انوار کا رہے
سایہ رسُول ہاشمی کے پیار کا رہے

حبیب احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

تاریخ وفات شیخ مُحمّد نواز صاحب۔ ۲۶ رجُون ۱۹۸۴ء شب ۲۷ ر رمضان۔ مقام وفات مسجد قرطبہ گجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

مُشاعرے کی روایت بہت قدیم ہے۔ تہذیبی اور ادبی اعتبار سے شاعری کے فروغ کے سلسلے میں مُشاعروں کی اہمیت اور افادیت مسلّم ہے۔ لمحۂ موجود میں میرے نزدیک برِّصغیر پاک و ہند میں شاعری مُشاعروں کی بنا پر زندہ اور توانا ہے۔ اِس تناظر میں لودھراں کو مُشاعروں اور ادبی سیمیناروں کے انعقاد کے سلسلے میں جو شہرت ملی ہے وہ ادبی تاریخ کا حصّہ بن چُکی ہے۔ اِس عظیم اور منوّر روایت کو یُوں آگے بڑھایا گیا ہے کہ مُشاعرے میں پڑھی جانے والی تخلیقات کو "مُشاعرہ ۸۹" کے نام سے کتابی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب جہاں ایک طرف لودھراں کے لوگوں کے ذوق کی نشاندہی کرتی ہے وہاں پاکستان بھر کے شعری ادب کی بھی بھرپور نمائندگی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شعری دستاویز ادبی حوالے کا کام دے گی اور اِس کے لِئے اس کے مرتب حامد نواز شیخ مُبارک باد کے مستحق ہیں۔ مجھے قوی اُمّید ہے کہ مُلک بھر کے علمی و ادبی حلقوں میں "مُشاعرہ ۸۹" کی بڑی پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی

Marfat.com

مُشاعرے کی روایت بہت قدیم ہے۔ تہذیبی اور ادبی اعتبار سے شاعری کے فروغ کے سلسلے میں مُشاعروں کی اہمیت اور افادیت مسلّم ہے۔ لمحۂ موجود میں میرے نزدیک برِّصغیر پاک و ہند میں شاعری مُشاعروں کی بنا پر زندہ اور توانا ہے۔ اِس تناظر میں لودھراں کو مُشاعروں اور ادبی سیمیناروں کے انعقاد کے سلسلے میں جو شہرت ملی ہے وہ ادبی تاریخ کا حصّہ بن چُکی ہے۔ اِس عظیم اور منوّر روایت کو یُوں آگے بڑھایا گیا ہے کہ مُشاعرے میں پڑھی جانے والی تخلیقات کو "مُشاعرہ ۸۹" کے نام سے کتابی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب جہاں ایک طرف لودھراں کے لوگوں کے ذوق کی نشاندہی کرتی ہے وہاں پاکستان بھر کے شعری ادب کی بھی بھرپور نمائندگی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شعری دستاویز ادبی حوالے کا کام دے گی اور اِس کے لِئے اس کے مرتب حامد نواز شیخ مُبارک باد کے مستحق ہیں۔ مجھے قوی اُمّید ہے کہ مُلک بھر کے علمی و ادبی حلقوں میں "مُشاعرہ ۸۹" کی بڑی پذیرائی ہو گی۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی

Marfat.com